سوغاتِ جمعہ

خطبہ نمبر ۲۳

موضوع

فضائل و برکات رمضان المبارک

مرتب

مفتی محمد رجب علی مصباحی

ناشر
مجلس علمائے جھارکھنڈ

ڈائریکٹر
محمد ابوہریرہ رضوی مصباحی

فارمیٹنگ
احمد رضا مصباحی
+91 7488135156

بیاد گار
رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
زیر سرپرستی حضرت مفتی مجاہد حسین رضوی مصباحی
زیر صدارت حضرت مفتی انور نظامی مصباحی
زیر حمایت حضرت مولانا قطب الدین رضوی
زیر ہدایت حضرت مولانا عرفان عالم مصباحی
زیر عنایت حضرت حافظ عبد المبین رضوی
زیر قیادت حضرت مولانا حبیب عالم رضوی
سوغات جمعہ
مجلس ادارت
مفتی شاہد رضا مصباحی
مفتی قطب الدین رضا مصباحی
مولانا طارق انور مصباحی
مولانا طفیل احمد مصباحی
مفتی صفی اللہ مصباحی
مفتی داؤد علی مصباحی
مولانا ابوہریرہ مصباحی
مفتی فیضان سرور مصباحی
مفتی شہباز احمد مصباحی
مجلس مشاورت
مولانا حسیب اختر مصباحی
مفتی ناصر حسین مصباحی
مفتی عالم نوری مصباحی
مفتی سخاوت علی مصباحی
مفتی امام الدین مصباحی
مفتی پرویز عالم مصباحی
مفتی فیض اللہ مصباحی
مولانا احسان الحق مصباحی
مولانا شاداب مصباحی
مفتی رضوان احمد مصباحی
مفتی عبد الوکیل مصباحی
مفتی عاقب جاوید مصباحی
مولانا توفیق عالم مصباحی
مولانا وقار احمد مصباحی
مولانا فیضان رضا علیمی
مفتی رجب علی مصباحی
مفتی روشن ازہری مصباحی
مولانا احمد رضا مصباحی
مولانا مشاہد رضا مصباحی
مولانا شمس الزماں جامعی
مولانا مناظر حسن مصباحی
مولانا صابر علی رضوی
مفتی فیصل رضا مصباحی
مفتی شمیم اختر مصباحی
مولانا غلام ربانی مصباحی
مولانا جاوید اختر مصباحی
مولانا عطاء المصطفی مصباحی
مولانا یونس رضا مصباحی
ناشر:- مجلس علمائے جھارکھنڈ
پیشکش المصباح پرنٹنگ پریس
9199247426
6299758276

فضائل وبرکات رمضان المبارک

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْمَتِیْنُ الْکَرِیْمُ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَ الشَّاکِرِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

مرحبا صد مرحبا! پھر آمد رمضان ہے
کھل اٹھے مرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یا خدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
ماہ رمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جھوم جاؤ مجرمو! رمضاں مہ غفران ہے

بھائی بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

روزہ دارو! جھوم جاؤ کیوں کہ دیدار خدا
خلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدہ رحمٰن ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائل بخشش، ص: ۷۰۵)

آئیے کچھ عرض و معروض سے قبل ہم اور آپ ہادیٔ اعظم، خیر مجسم، فخر آدم و بنی آدم، باعث ایجاد عالم، نازش عرب و عجم، صبح کائنات کے شمس الضحٰی، شام کائنات کے بدر الدجیٰ، محمد عربی روحی فداہ ﷺ کی بارگاہ ناز میں عقیدت و محبت کا نذرانہ بانداز غلامانہ پیش کریں، پڑھیں درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ صَلُّوا عَلَیْہِ صَلَاۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمْ

محترم حضرات! رب تبارک وتعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کے ساتھ ساتھ بارہ مبارک مہینوں کو بھی معرض وجود میں لایا تاکہ بندہ اپنے روز مرہ کی زندگی کو بحسن وخوبی انجام دے سکے اور کوئی دقت و دشواری کا سامنے نہ کرنا پڑے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ [التوبۃ:۳۶]

ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ (کنز الایمان)

علاوہ ازیں ان تمام مہینوں کی عظمت و رفعت اور فضیلت و برکت جداگانہ رکھی ہے جو اپنے دامن رحمت میں بے پناہ برکتوں اور اخروی کامیابیوں کو سموئے ہوئے ہیں، انہیں مہینوں میں ایک مہینہ رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ ہے جو مسلمانوں کے لیے حق تعالی کی جانب سے بڑا انعام ہے۔ یہ مبارک ماہ رحمتوں، برکتوں کا خزینہ، عفوو بخشش کا شامیانہ اور نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے، سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تعلیمات وبرکات دوسروں تک پہنچانے کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں۔ روزہ ، نماز، قرآن پاک، نوافل اور دیگر اوراد ووظائف، انسان کے اندر تقویٰ اور خوف خدا پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ آیئے ہم سب مل کر رمضان المبارک کا استقبال کریں اور اس کے مبارک لمحات بہترین انداز سے گزارنے کا عہد کریں۔

یہ وہ مہینہ ہے جس کی رفعت شان اور عظمت و بزرگی پر آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ اور واقعات وقصص ناطق ہیں۔

عظمت رمضان قرآن میں

جیسا کہ رمضان کی عظمت و رفعت کو بیان کرتے ہوئے رب تعالی نے سورہ بقرہ کے اندر ارشاد فرمایا:

(۱) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [البقرۃ: ۱۸۳]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ روزہ بہت قدیم عبادت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام شریعتوں میں روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں اگر چہ گزشتہ امتوں کے روزوں کے دن اور احکام ہم سے مختلف ہوتے تھے۔ یاد رہے کہ رمضان کے روزے ۱۰؍شعبان المعظم ۲ہجری میں فرض ہوئے تھے۔ (در مختار ،کتاب الصوم، ج: ۳، ص: ۳۸۳)

روزے کی فرضیت کا مقصد

میرے محترم بھائیو! روزے کی فرضیت کا سبب اور مقصد تقوی اور پرہیز گاری کو اپنے دل کے اندر جگہ دینا ہے؛ کیوں کہ گناہوں کا ایک سبب نفس امّارہ ہے، اور روزہ رکھنے سے نفس امّارہ کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے، لہذا فرضیت صوم کی اس پیاری حکمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے: لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ تاکہ تم متقی اور پرہیز گار بن جاؤ'' مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ روزے کا مقصد اعلیٰ اور اس سخت ریاضت کا پھل یہ ہے کہ تم متقی اور پاک باز بن جاؤ۔ روزے کا مقصد یہ نہیں کہ صرف کھانے پینے اور جماع سے پرہیز کرو بلکہ تمام برے اخلاق اور اعمال بد سے انسان مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار کر لے۔ آپ غور فرمائیں کہ وہ چیزیں جو حالت روزہ کے علاوہ میں حلال ہیں جن کے کھانے میں شرعا کوئی قباحت نہیں لیکن ہم رمضان کے مہینے میں روزے کی حالت میں ان چیزوں کو چھوڑنا تو در کنار دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے، کیوں؟ تاکہ میرا رب مجھ

سے خوش ہوجائے، ہمیں اللہ کی رضا اور اس کی کوشنودی میسر آجائے۔ اب جب ہم حلال چیزیں اپنے رب کے حکم سے ترک کردیں، تو وہ چیزیں جن کو تمھارے رب تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کردیا ہے مثلاً چوری، رشوت، بد دیانتی، چغلی، غیبت وغیرہ حرام کاریاں، اگر یہ خیال پختہ ہوجائے، تو کیا تم ان کا ارتکاب کروگے؟ ہرگز نہیں! لہذا جو لوگ روزہ رکھتے ہیں لیکن جھوٹ، غیبت، بدنظری، فحش کلامی اور گالی گلوچ وغیرہ برائیوں سے باز نہیں آتے ان سے متعلق سرکار ابد قرار ﷺ نے واضح الفاظ میں فرمایا:

”مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلِ بِهٖ، فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ أَنْ یَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ“

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، ج:۱، ص:۲۵۵، مجلس برکات، مبارک پور)

ترجمہ: (جس نے روزہ رکھنے کے باوجود) جھوٹ اور اس پر عمل نہیں چھوڑا، رب تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

میرے بزرگو و دوستو! روزے میں جہاں مسلمان کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے، وہیں اسے چاہیے کہ جھوٹ، غیبت وغیرہ گناہوں سے بھی باز رہے تاکہ تقوی اور پرہیزگاری حاصل ہو، اور یہی روزے کا مقصد ہے۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

”إِنَّ الصِّیَامَ لَیْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلٰکِنْ مِنَ الْکِذْبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ“ (سنن کبری للبیهقی، کتاب الصیام، باب النهی عن استقبال رمضان بصوم، ج:٤، ص:٢٠٩، مجلس دائرة المعارف العثمانية، دکن)

ترجمہ: روزہ صرف کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں، بلکہ روزہ جھوٹ، گناہوں اور بے کار چیزوں سے بھی بچنے کا نام ہے۔

لہذا چاہیئے کہ ہم ابھی سے رمضان شریف کی تیاری شروع کردیں، نمازوں کی پابندی، اپنی زبان کی حفاظت کریں، غیبت و چغلی، گالی گلوچ، سخت کلامی اور بد نگاہی سے اجتناب کریں۔ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

”إِذَا صُمْتَ فَلْیَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ عَنِ الْکِذْبِ وَالْمَحَارِمِ، وَدَعْ أَذَى الْخَادِمِ، وَلْیَکُنْ عَلَیْكَ وَقَارٌ وَسَکِیْنَةٌ یَوْمَ صِیَامِكَ وَلَا تَجْعَلْ یَوْمَ فِطْرِكَ وَصَوْمِكَ سَوَاءً!“

(شعب الایمان، باب فی الصوم، ج:٥، ص:٢٤٧، ر:٣٣٧٤، مکتبة الرشد، سعودیة)

ترجمہ: جب تم روزہ رکھو تو اپنے کان، آنکھ اور زبان کو جھوٹ اور دیگر تمام گناہوں سے روکے رکھو! اور اپنے خادم و ملازم کو اذیت دینے سے باز رہو! روزے میں وقار و اطمینان سے رہو! رمضان اور غیر رمضان میں ایک جیسے مت رہو!“

دوسری جگہ رب تعالیٰ نے اس کی فضیلت کو اجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۲) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ [البقرة:۱۸۵]

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔ (کنزالایمان)

اس آیت میں رمضان کی دو عظیم ترین فضیلتوں کا بیان ہے، پہلی یہ کہ اس مہینے میں قرآن اترا اور دوسری یہ کہ روزوں

کے لیے اس مہینے کا انتخاب ہوا۔

واضح رہے کہ قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص تعلق اور گہری خصوصیت حاصل ہے۔چناں چہ رمضان المبارک میں اس کا نازل ہونا، حضور اکرم ﷺ کا رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کا شغل نسبتاً زیادہ رکھنا، حضرت جبریل علیہ السلام کا رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کرانا، تراویح میں ختم قرآن کرنا، یہ سب امور اس خصوصیت کو ظاہر کرتے ہیں، علاوہ ازیں اس حدیث سے بھی خصوصیت واہمیت کا پتا چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَ يَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

(مسند احمد بن حنبل، ج:١١، ص:١٩٩، ر:٦٦٢٦، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ترجمہ: روزہ اور قرآن دونوں بروز قیامت بندے کے حق میں شفاعت کریں گے۔روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے اور جماع سے روک رکھا تھا لہذا اس کی شفاعت فرما۔قرآن عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اسے رات میں سونے سے روک رکھا تھا لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ تو ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

نیز اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شب ودیعت فرمائی ہے کہ جس سے اس کی عظمت وفضیلت دوبالا ہو جاتی ہے اور اس کی رفعت وبلندی کا ستارہ اوج ثریا کو پہنچ جاتا ہے۔چناں چہ ارشاد ربانی ہے:

(۳) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ [القدر:۳،۲،۱]

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر (کنز الایمان)

یعنی بے شک ہم نے اس قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی شب قدر میں اتارا۔

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قرآن مجید کو نازل فرمائے جو لوگوں کے لیے سراپا رشد وہدایت ہے اور جس کو تھامے رہنا کامیابی وکامرانی اور عدم ضلالت کی ضمانت ہے، اس کا مرتبہ اور مقام کیا ہو گا؟۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ احزاب کے اندر ارشاد فرمایا:

(۴) وَ الصّٰٓئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا [الأحزاب:۳۵]

ترجمہ: اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ ان سب کے لیے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہے۔

عظمت رمضان احادیث مبارکہ میں:

رمضان المبارک کے فضائل وبرکات پر بے شمار حدیثیں کتب احادیث کے اندر موجود ہیں جن سے اس مبارک مہینے کی قدر و منزلت کا پتا چلتا ہے، یہاں ان میں سے چند احادیث کریمہ پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِدَتِ الشَّیَاطِیْن.

[صحیح بخاری،کتاب الصوم،باب فضل الصوم،ج:۱،ص:۲۵۵،مجلس برکات،مبارک پور)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

(۲)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ الْخُمُسُ وَالْجُمْعَةُ وَرَمَضَانُ إِلٰی رَمَضَانِ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ

[صحیح مسلم،کتاب الطهارة،باب فضل الوضوء،ج:۱،ص:۱۲۲،مجلس برکات،مبارک پور)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے روزے رکھنا، ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں، جب تک کہ انسان گناہ کبیرہ نہ کرے۔

(۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاكِرُ اللهِ فِیْ رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهُ،وَ سَائِلُ اللهِ فِیْهِ لَا یَخِیْبُ.

[المعجم الاوسط للطبرانی،ج:٦،ص:١٩٥،ح:٦١٧٠،دار الحرمین،قاهره،مصر)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا نامراد نہیں کیا جاتا۔

(۴) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالٰی: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّیَامَ، فَإِنَّهُ لِیْ وَأَنَا أَجْزِیْ بِهِ،وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ،وَإِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثُ وَلَا یَصْخَبُ،فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْیَقُلْ: إِنِّی امْرُؤٌ صَائِمٌ،وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ،لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْیَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ،لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ،وَإِذَا لَقِیَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

[صحیح البخاری،کتاب الصوم،باب هل یقول إنی سائم إذا شتم،ج:۱،ص:۲۵۵،مجلس برکات،مبارک پور]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے سوائے روزے کے، کیوں کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں ہی دیتا ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے، اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی جان ہے! روزہ دار کی منہ کی بو

اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے۔جب افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کے باعث خوش ہوگا۔

(۵) عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَايَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ .يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.

[صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، ج:١، ص:٢٥٤، مجلس برکات، مبارک پور]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے۔قیامت کے روز اس سے (صرف) روزہ دار داخل ہوں گے اور ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔کہا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟(اس دروازہ میں سے داخل ہونے کے لیے) روزے دار کھڑے ہوجائیں گے۔اس دروازہ میں سے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔پھر جب وہ داخل ہوجائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا اور دوسرا اس سے داخل نہیں ہوگا۔

(٦) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلىٰ الشُّهُوْرِ وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّإِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

[سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف یحیٰ بن ابی کثیر، ج:١، ص٢٣٨، مجلس برکات، مبارک پور]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان کی دوسروں مہینوں پر فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں ایمان واخلاص کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جس طرح آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔

(٧) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِيْ رَمَضَانِ يُنَادِيْ مُنَادٍ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الآخِرِ أَلَا سَائِلٌ يَسْأَلُ فَيُعْطىٰ، أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ، أَلَا تَائِبٌ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ.

[شعب الایمان، ج:٥، ص:٢٣٦، ح:٣٣٥٦، مکتبة الرشد، سعودیة]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: بے شک رمضان المبارک میں رات کے پہلے تیسرے پہر کے بعد یا آخری تیسرے پہر کے بعد ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا طلب گار کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دیا جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے۔

(٨) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی: روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے، بادشاہ عال اور مظلوم کی دعا۔اس کو اللہ تعالیٰ ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔اور رب تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! ضرور تیری مدد کروں

گا، اگرچہ تھوڑے زمانہ بعد۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في الصائم لا ترد دعوته، ص: ٢٦٤، رقم: ١٧٥٢، دار الحضارة، رياض)

(۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شعبان کے آخری دن نصیحت فرمائی کہ اے لوگو! تم پر عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ مہینہ برکت والا ہے جس کے روزے اللہ نے فرض کیے ہیں، جو اس میں نفلی عبادت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے فرض پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا، اور جو ایک فرض ادا کرے گا تو ایسا ہوگا جیسے اس نے دیگر مہینوں میں ستر فرض ادا کیے۔ ملخصًا

(مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، ص: ١٧٣، مجلس بركات، مبارك پور)

برکات رمضان واقعات کی روشنی میں

(۱) حضرت سیدنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزہ تھا، طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے آبخورا (کوزہ) رکھ دیا تھا۔ نماز عصر کے بعد مراقبے میں تھے، حوران بہشت یعنی جنتی حوروں نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا۔ جو سامنے آتی اس سے دریافت فرماتے: تو کس کے لیے ہے؟ وہ کسی ایک بندہ خدا کا نام لیتی۔ ایک آئی، اس سے بھی یہی پوچھا تو اس نے کہا: اس کے لیے ہوں جو روزے میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔ فرمایا: اگر تو سچ کہتی ہے تو اس کوزے کو گرادے، اس نے گرادیا۔ اس کی آواز سے آنکھ کھل گئی دیکھا تو وہ آب خورا ٹوٹا پڑا تھا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص: ١٥٨ بحواله فيضان رمضان، ص: ٣٩٠)

(۲) حضرت سیدنا امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ حدیث حضرت سیدنا عبد اللہ بن غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قبر شریف کی مٹی سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا گیا؟ کہا: اچھا معاملہ فرمایا گیا۔ پوچھا: آپ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا: جنت میں۔ پوچھا: کون سے عمل کے باعث؟ فرمایا: ایمان کامل، تہجد اور گرمیوں کے روزے کے سبب۔ پھر پوچھا: آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو کیوں آ رہی ہے؟ تو جواب دیا: یہ میری تلاوت اور روزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔

(حلية الاولياء، ج: ٦، ص: ٢٦٦، رقم: ٨٥٥٣، بحواله فيضان رمضان، ص: ٣٩٣)

(۳) حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں تین سال تک مکہ مکرمہ میں مقیم رہا۔ ایک مکی شخص روزانہ دوپہر کے وقت طواف کعبہ کرتا، دو رکعت واجب الطواف ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اس نیک بندے سے محبت ہوگئی۔ وہ سخت بیمار ہو گیا۔ میں عیادت کے لیے حاضر ہوا تو اس نے مجھے وصیت کی: ''جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر میری نماز جنازہ ادا فرمائیے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قبر کے پاس تشریف فرما رہیے نیز منکر نکیر کی آمد کے وقت مجھے تلقین فرمائیے گا۔ میں نے ہامی بھرلی۔ چناں چہ اس کے انتقال کے بعد میں نے حسب وصیت عمل کیا۔ قبر کے پاس حاضر تھا کہ مجھے اونگھ آگئی۔ میں نے ہاتف غیبی کی آواز سنی: اے سفیان! اس کو تیری تلقین و قربت کی کوئی حاجت نہیں، اس لیے کہ ہم نے خود ہی اس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔ میں نے کہا: اس کو کس عمل کے سبب

یہ رتبہ ملا؟آواز آئی:رمضان المبارک اور اس کے بعد شوال المکرم کے چھ روزے رکھنے کے سبب۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:اس ایک رات میں یہی خواب میں نے تین مرتبہ دیکھا۔میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی:یااللہ!مجھے بھی اپنے فضل وکرم سے ان روزوں کی توفیق عطافرما۔

(قلیوبی،ص:۱٤بحوالہ فیضان رمضان،ص:۳۹۵)

وقت افطار سے پہلے روزہ توڑنے کی سزا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے:اس پر چڑھیے،میں نے انھیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں۔وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کر دیں گے،تومیں اس پہاڑ پر چڑھ گیا۔جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں،میں نے کہا:یہ آوازیں کیسی ہیں؟وہ کہنے لگے:یہ جہنمیوں کی آہ وبکا ہے۔پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ عرقوب(کونچوں)کے بل لٹک رہے تھے اور ان کی شدق(باچھیں)کٹی ہوئی تھیں،اور ان کی باچھوں سے خون بہ رہا تھا،میں نے کہا:یہ کون لوگ ہیں؟وہ کہنے لگے:یہ وہ لوگ ہیں جووقت سے قبل ہی اپنے روزے افطار کرلیاکرتے تھے۔

(صحیح ابن خزیمہ،ج:۳،ص:۲۳۷.رقم:۱۹۸٦،المکتب الاسلامی،بیروت)

یہ وعید ان کے لیے ہے جو روزہ تو رکھتے ہیں لیکن وقت سے پہلے ہی افطار کر لیاکرتے ہیں،اب ان کا حال سماعت فرمائیں جوسرے سے روزہ رکھتے ہی نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کا وبال

حدیث پاک میں فرمان عالی شان ہے:

(ا) ”عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:مَنْ أَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلُّهٗ وَإِنْ صَامَهٗ“

[سنن ترمذی،باب ماجاء فی الإفطار متعمدا،ج:۱،ص:۹۰،مجلس برکات،مبارک پور]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:جس نے بغیر کسی عذر شرعی یا بیماری کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی توڑا اسے عمر بھر کے روزے کفایت نہیں کرسکتے اگرچہ وہ عمر بھر روزے رکھے۔

یعنی اگر پوری عمر بھی روزہ رکھ لے پھر بھی وہ رمضان شریف کے مہینے کی اجروثواب تک نہیں پہنچ سکتا۔

(۲) عَنْ کَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:أُحْضُرُوْاالْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا اِرْتَقیٰ دَرَجَةً قَالَ:آمِیْن.فَلَمَّا اِرْتَقیٰ الدَّرَجَةَ الثَّانِیَةَ قَالَ: آمِیْن.فَلَمَّا اِرْتَقیٰ الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ آمِیْن.فَلَمَّا أَنْزَلَ قُلْنَا:یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ!لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْیَوْمَ شَیْئًا مَا کُنَّا نَسْمَعُهٗ .قَالَ :إِنَّ جِبْرِیْلَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ: بعد من ادرك رمضان فلم يغفر له قلت آمين.

[الترغيب والترهيب، ج:١ ص:٦٨٥، رقم:١٦٧٧، مكتبة المعارف، رياض]

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ قریب حاضر ہوگئے۔ پھر جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین! جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین! پھر تیسرے درجہ پر قدم اقدس رکھا تو فرمایا: آمین! جب حضور سید عالم ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے تو ہم نے بارگاہ اقدس میں عرض کیا: آج ہم نے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی ہے کہ جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے ہوئے تھے۔ جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ (یعنی روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے غفران و بخشش کا حقدار نہ ہو سکا)

ان تمام آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور واقعات سے پتا چلا کہ وہ شخص بڑا کم بخت اور کم نصیب ہے جو رمضان جیسے بابرکت مہینے کو یوں ہی لہو ولعب اور لغویات میں صرف کر کے اس کے عظیم برکتوں اور رحمتوں سے محروم ہو جاتا ہے مستزاد یہ کہ روزہ نہ رکھ کر فضل الٰہی سے محروم تو ہوتا ہی ہے لیکن کھلے طور پر پان، گٹکھا، سگریٹ اور کھانا کھا کر اس مہینے کی عزت و حرمت کو پامال کرتا ہے، جب کہ اس مہینے کی تعظیم و توقیر کرنا بھی اجر و ثواب کا باعث اور بخشش و غفران کا بہترین ذریعہ ہے، قربان جائیں اس مہینے کی عظمت و بزرگی پر کہ روزہ رکھیں تو ثواب اور کسی عذر شرعی کی وجہ سے نہ رکھ سکیں تو اس کی تعظیم کرنے پر ثواب۔

آئیے واقعات کی روشنی اس کی تعظیم و توقیر پر وعدہ کردہ اجر و ثواب کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چناں چہ درۃ الناصحین کے اندر ایک واقعہ درج ہے کہ:

تعظیم ماہ رمضان

(۱) ایک شخص ایسا تھا جو نماز نہیں پڑھتا تھا البتہ جب رمضان آتا تو خوب تیاری کرتا، اچھا لباس پہنتا اور روزے رکھتا، گزشتہ کو قضا کرتا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ تو اس نے کہا: "هٰذَا الشَّهْرُ التَّوْبَةُ وَ الرَّحْمَةُ وَالْبَرْكَةُ عَسَى اللّٰهُ عَنْ يَتَجَاوَزَ عَنِّيْ بِفَضْلِهِ"

یہ توبہ اور رحمت و برکت والا مہینہ ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے معاف فرمادے گا۔ پھر یہ شخص مر گیا، کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ تو کہنے لگا: "غَفَرَلِيْ رَبِّيْ بِحُرْمَةِ تَعْظِيْمِ رَمَضَانْ" اللہ تعالیٰ نے میرے گناہوں کو رمضان کی تعظیم کی وجہ سے معاف کر دیا۔ [درة الناصحين، ص:٨، دار احياء الكتب العربية]

(۲) ایک مجوسی (آتش پرست) نے اپنے بیٹے کو مسلمانوں کے سامنے ماہ رمضان المبارک میں کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اسے خوب سزا دی اور کہا تو نے مسلمانوں کے سامنے ان کے مقدس مہینے کی حرمت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ بیان کرتے ہیں کہ اسی ہفتہ مجوسی کا انتقال ہو گیا۔ شہر کے کسی عالم نے اسے خواب میں دیکھا وہ جنت میں ٹہل رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا تو وہی مجوسی

ہے؟اس نے کہا: ہاں! لیکن جب میرا وقت اجل آپہنچا تو اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے احترام کے باعث مجھے اسلام کی نعمت سے مشرف فرمادیا اور آج اسی وجہ سے جنتی ہوں۔ (نزهة المجالس اردو، ج:١، ص:٤٨٢، شبیر برادرس، اردو بازار، لاهور)

فضائل تراویح

ماہ رمضان جہاں بے شمار فضائل وبرکات کا جامع ہے وہیں پر اس کے اندر ایسا عمل ہے جسے بندہ اپنے عمل میں لاکر رب کا قرب اور اس کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے اور وہ ہے نماز تراویح جس میں ایک حافظ قرآن پورا قرآن پاک پڑھتا ہے اور لوگ اس کی اقتدا میں تلاوت قرآن کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں، یہ نماز بھی بڑی اہمیت وفضیلت کا حامل ہے اور متعدّد آیات قرآنیہ واحادیث مبارکہ اس پر شاہد عدل ہیں۔ چناں چہ ارشاد ربانی ہے:

(۱) وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا [الفرقان: ٦٤]

ترجمہ: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں۔ (کنزالایمان)

(۲) تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ [السجدة:۱۶]

ترجمہ: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔

(۳) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ [الدهر: ٢٦،٢٥]

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام صبح وشام یاد کرو اور کچھ میں اسے سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو۔ (کنزالایمان)

ان آیات کریمہ میں قرآن پاک زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ہمارے اسلاف کرام کے پاکیزہ روش کی نشان دہی کی گئی ہے کہ وہ کس طرح قرآن پاک سے محبت کرتے اور اس کی تلاوت میں مصروف رہا کرتے تھے تاکہ آپ کے اندر بھی قرآن کریم کی الفت ومحبت اور اس کی تلاوت کا جذبہ بیدار ہو۔ یوں تو قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سب ثواب کا کام ہے۔ قرآن پاک کے ایک حرف پڑھنے والے کو دس نیکیوں کے برابر ثواب ملتا ہے (ترمذی، ص:۴۱۷) لیکن رمضان المبارک کے مہینے میں اجر وثواب میں رب تعالیٰ مزید اضافہ فرمادیا کرتا ہے تاکہ بندہ اس مقدس مہینے میں ڈھیر ساری نیکیاں اکٹھا کرسکے۔ آیئے آپ کے اندر شوق اور جذبہ پیدا کرنے کے لیے بعض اولیاے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قرآن کریم کی تلاوت کے معمولات بیان کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت سیدنا ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے گھر کے بالاخانے (اوپر کی منزل کے کمرے) میں ایک ایک قرآن کریم پڑھتے رہے۔ (صفۃ الصفوۃ، ج:۳، ص:۱۰۹)

(۲) صاحب میزان الشریعۃ الکبریٰ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدی علی مرصفی علیہ الرحمہ نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختم فرمائے۔ (فیضان رمضان:۱۶۱)

(۳) حضرت سیدنا بشر بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر تیسرے دن قرآن کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔ (آئینہ عبرت، ص:۱۱۵، ملخصًا)

(۴) امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن مجید

شروع فرماتے اور دہنا پاؤں رکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف ختم ہوجاتا۔(فتاوی رضویہ مخرجہ،ج:۷،ص:۴۷۷)

(۵)حضرت امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رمضان المبارک میں مع عید الفطر ۶۲ قرآن پاک ختم فرمایا کرتے تھے۔(ایک دن میں،ایک رات میں،ایک پورے ماہ تراویح میں اور ایک عید کے دن۔(الخیرات الحسان،ص:۵۰)

(۷)حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رمضان المبارک کے مہینے میں ۶۰ بار قرآن کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔(احیاء العلوم،ج:۱،ص:۴۴،ملخصًا)

فضائل تراویح احادیث میں

(۱)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ:کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ،مِنْ غَیْرِ أَنْ یَّامُرَ بِعَزِیْمِهٖ،فَیَقُوْلُ:مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ،فَتُوَفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلیٰ ذٰلِكْ،ثُمَّ کَانَ الْأَمْرُ عَلیٰ ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ أَبِیْ بَکْرٍ وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلیٰ ذٰلِكْ.

(صحیح البخاری،کتاب الصوم،باب فضل من قام رمضان،ج:۱،ص:۲۶۹،مجلس برکات،مبارك پور)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکمانہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصول ثواب کی نیت سے اور حالت ایمان کے ساتھ قیام کیا تواس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے گئے جاتے ہیں۔حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک نماز تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اور پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔

(۲)عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی ذَاتَ لَیْلَةٍ فِی الْمَسْجِدِ،فَصَلّٰی بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ،ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ فَکَثُرَ النَّاسُ،ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ إِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ:قَدْ رَأَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ إِلَیْکُمْ إِلَّا أَنِّیْ خَشِیْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ،وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ

[صحیح مسلم،کتاب صلاۃ المسافر وقصرھا،باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح،ج:۱،ص:۲۵۹،مجلس برکات،مبارك پور]

ترجمہ: عروہ بن زبیر نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک رات نبی کریم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہوگئے۔پھر تیسری یا چوتھی رات بھی لوگ اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔جب صبح ہوئی تو فرمایا:جو تم نے کیا میں نے دیکھا لیکن مجھے تمھارے پاس آنے سے صرف یہ خوف مانع تھا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے۔یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

(۳)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ:خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِیْ رَمَضَانَ یُصَلُّوْنَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ:مَا هٰؤُلَاءِ؟فَقِیْلَ:هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَیْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یُصَلِّیْ

وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابُوْا وَنِعْمَ مَاصَنَعُوْا.

[سنن أبي دوؤد، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ج:۱، ص:۱۹۵، مجلس بركات، مبارك پور)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنھیں قرآن پاک یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انھوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انھوں نے کیا۔

(۴) منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے گرد "حظرۃ القدس" نامی ایک جگہ ہے جو نور کی ہے، اس میں اتنے فرشتے ہیں کہ جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہوتے، جب رمضان کی راتیں آتی ہیں تو وہ اپنے رب عزوجل سے زمین پر اترنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی امت کے ساتھ نماز تراویح میں حاضر ہوتے ہیں، اگر کوئی ان کو چھوئے یا وہ اس کو مس کریں تو وہ ایسا سعادت مند ہو جائے گا کہ اس کے بعد کبھی بد بخت نہ ہوگا۔ (الروض الفائق، المجلس الخامس فی فضل شهر رمضان وصيامه، ص:۲۹)

ان دلائل وبراہین سے یہ بات روز روشن کی ظاہر وباہر ہو جاتی ہے کہ تراویح کی نماز بے شمار فضائل وبرکات کا حامل ہے اور سب سے بڑی فضیلت نبی کریم ﷺ کا اس کی مواظبت کرنا ہے، لہذا ہم مسلمانوں کو تراویح کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ سنت نبوی کی ادائیگی کے سبب کثیر نیکیوں کا ذخیرہ اندوزی ہو سکے۔

رب تعالیٰ ہم سب کو عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے اور ماہ مقدس رمضان المبارک کے طفیل جملہ فرزندان اسلام کی عزت وآبرو کی حفاظت فرمائے نیز ہم سب کے رزق میں وسعتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

وما علينا الا البلاغ

محمد رجب علی مصباحی، گڑھوا، جھارکھنڈ

خادم ازہری دار الافتا، جوگیہ، اونگ آباد، بہار

رکن: مجلس علماے جھارکھنڈ